ABC Certified
Weekly MASAEL Quetta
مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے
ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
03136823946
masaelqta@gmail.com
جلد نمبر:22 | 22 جولائی تا 28 جولائی 2019ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر:28

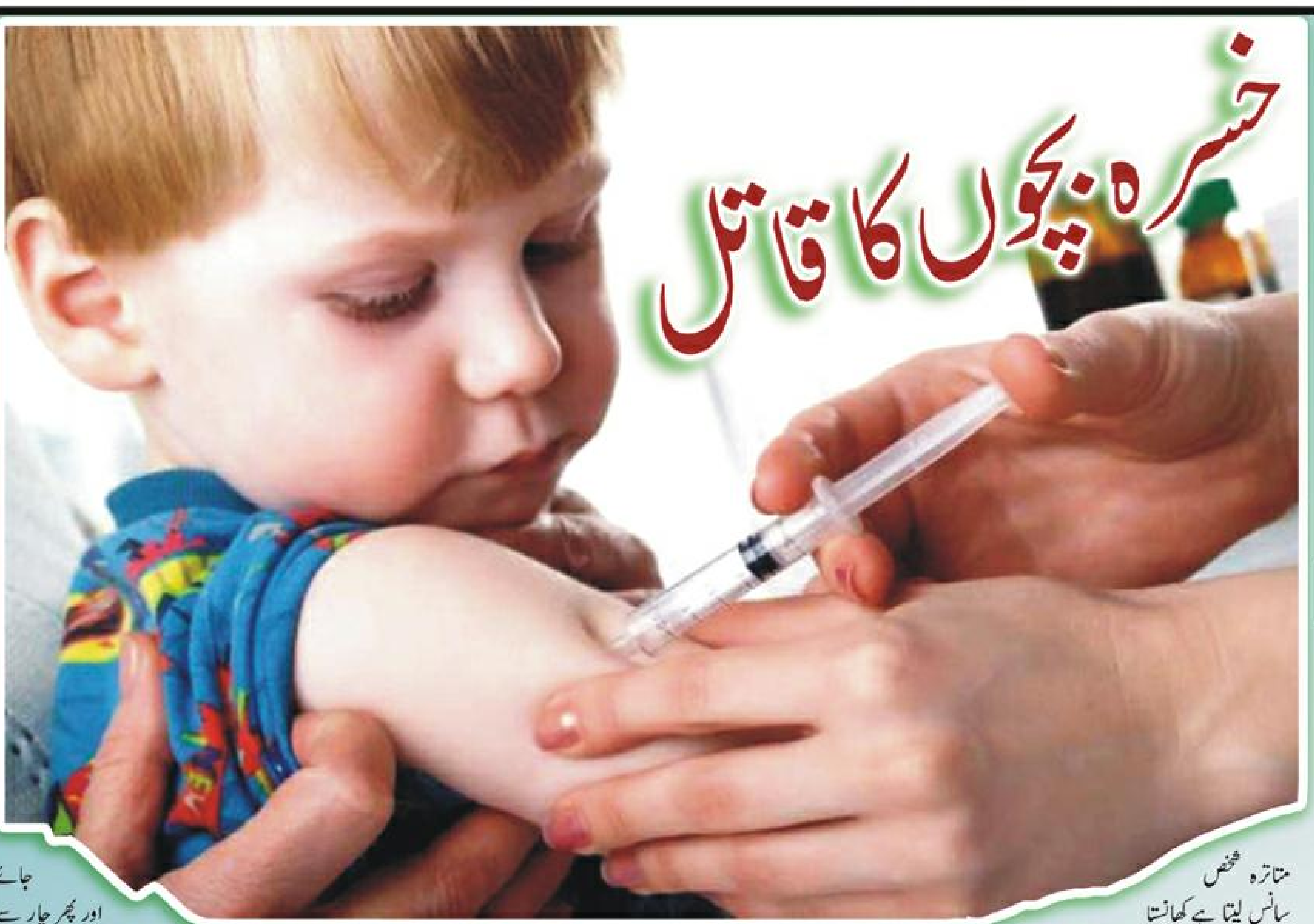

# خسرہ بچوں کا قاتل

تحریر۔ حانیہ بتول

خسرہ کچھ دہائیاں پہلے پوری دنیا میں بچوں میں پایا جانے والا متعدی مرض تھا۔ 1960ء میں تقریباً 28 لاکھ بچے اس مرض کا شکار ہوئے جس کے نتیجے اور سنگین صورتحال کو دیکھتے ہوئے دنیا نے اس متعدی مرض کے تدارک کے لیے موثر اقدامات اٹھانے شروع کیئے آج پوری دنیا سے خسرے کی بیماری کا خاتمہ ہو چکا ہے ماسوائے چند ترقی پذیر ممالک جن میں افریقہ اور ایشیاء کے چند ممالک شامل ہیں بدقسمتی سے ان ممالک کی فہرست میں پاکستان ساتویں نمبر پر موجود ہے جہاں تاحال اس متعدی مرض سے بچے موت کے آغوش میں جا رہے ہیں۔

خسرہ کو روبیلا یا بیلی بھی کہا جاتا ہے پوری دنیا میں ایک دور ایسا بھی آیا تھا کہ خسرہ بچوں میں موجود ایک انتہائی عام پائے جانے والا متعدی مرض ہوا کرتا تھا 1963ء میں خسرے کی ویکسین دریافت ہوئی اور اس نے دنیا بدل کر رکھ دی آج ترقی یافتہ ممالک میں خسرے کا مکمل خاتمہ ہوا ہے جبکہ ترقی پذیر ممالک بشمول پاکستان میں آج بھی یہ وباء کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔

انسان میں ویکسین سے جن متعدی مرض کی روک تھام بالکل ممکن ہوجاتی ہے خسرے کا شمار بھی انہی بیماریوں میں ہوتا ہے ان بیماریوں کی ویکسین کو پوٹینیل انفیکشن کہتے ہیں

خسرہ کی مختلف اینٹی جینک اقسام ہیں لیکن انسانوں میں خسرہ کی صرف ایک خاص طرح کی اینٹی جینک کی قسم پائی جاتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر پاکستان میں ایک بڑی اور مؤثر ایمونائزیشن یعنی ویکسین کی خصوصی مہم شروع کی جائے اور اس کو بطریق احسن مکمل کرلیا جائے یعنی بلند ترین شرح تک کامیاب جدوجہد کی جائے تو اس وائرس کا مکمل کیا جاسکتا ہے۔

آج کے جدید دور میں بچوں میں کون سی بیماری عام پائی جاتی ہے تو خسرہ غلط نہ ہوگا اکثر لوگ اس بیماری کا نام سے واقف ہیں لیکن شاید اس کی سنگینی سے بالکل واقف نہیں تمام تر دیگر متعدی مرض پانی کے ذریعے خون کے ذریعے یا خوراک وغیرہ کے ذریعے پھیلتے ہیں مگر خسرہ واحد وائرس ہے جو ہوا کے ذریعے پھیلتا ہے یعنی اگر ایک متاثرہ مریض سانس لیتا ہے کھانستا ہے یا چھینکتا ہے تو وائرس مریض کے منہ سے نکل کر فوری طور پر آپ کے اردگرد ہوا میں پھیل جاتا ہے اور پاس کسی دوسرے شخص کو فوری طور پر متاثر کرسکتا ہے۔

خسرہ ایک خاص قسم کے وائرس سے لاحق ہوتا ہے جس کا نام پیرامکسو وائرس ہے یہ ہوا میں موجود چھوٹے چھوٹے آبی قطرات (Droplets) کے ذریعے اس وقت پھلتا ہے جب ایک متاثرہ شخص سانس لیتا ہے کھانستا ہے، یا ناک کے ذریعے چھینکتا خسرہ وائرس دروازوں کے ہینڈلز (دستوں) اور ٹیلی فون وغیرہ جیسی دوسری اشیاء پر زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہتا ہے یہ ہوا میں رہنے والا وائرس ہے اور اس کا یہ مطلب ہے کہ یہاں انتہائی زیادہ اچھوتی اور متعدی مرض ہے تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ جس شخص کو ویکسین نہیں لگی ہوئی ہو اور وہ خسرہ سے متاثر ہو جائے تو اس گھر کے دیگر افراد کو بھی اس مرض میں مبتلا کرسکتا ہے۔ ایک دفعہ انفیکشن ہو جانے کے بعد ایک یا دو ہفتوں تک کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتے مگر وائرس کی تعداد بڑھتی رہتی ہے اس کے بعد مختلف علامت نمودار ہوتی ہے جن میں کھانسی، نزلہ بخار، آنکھوں کا سرخ ہو جانا اور آنسو کا بہنا وغیرہ سر فہرست ہیں جس سے بچوں میں چڑچڑا پن پیدا ہونا بھی اس کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

ان ابتدائی علامات کے تقریباً دو دن بعد کاپلکس سپاٹس منہ کے اندر مولر دانتوں کے نزدیک گالوں کے اندرونی سائیڈ پر ظاہر ہوتے ہیں تقریباً دو دن کے بعد بڑے سائز کے براؤن یا سرخ ابھرتے ہوئے دھبے نمودار ہوتے ہیں یہ RASH (دھڑپڑ) کانوں کے پیچھے اور بعد میں ساتھ ہی پیشانی اور چہرے پر ظاہر ہوتے اس کے بعد یہ پیٹ کمر بازوؤں اور ٹانگوں پر پھیل جاتے ہیں یہ RASH عموماً پانچ دن کے اندر غائب ہونا شروع ہوجاتے ہیں یہ شروع میں سر کی طرف سے غائب ہونا شروع ہوتے ہیں پھر جسم کے نچلے حصوں ٹانگیں وغیرہ کی طرف سے صاف ہوتے جاتے ہیں انفیکشن کے عروج کے دوران بہت زیادہ درجہ حرارت کا بخار واقع ہوجاتا ہے یعنی بخار 104 ڈگری تک چلا جاتا ہے خسرہ کا مرض عموماً سادہ مراحل کے ساتھ گزرتا جاتا ہے کچھ پیچیدگیوں کے ساتھ کچھ کیسز میں تو سنگین مسائل جنم لے سکتے ہیں۔ ایک بڑی پیچیدگی نمونیا ہے جو پھیپھڑوں کا ورم انفیکشن ہوتا ہے خسرہ ازخود کبھی بھی سخت نمونیا کا باعث نہیں بنتا بلکہ خسرہ مدافعتی نظام کے ساتھ جڑ کر پھیپھڑوں کو ورم زدہ کر کے شدید متاثر کردیتا ہے پھر اس کے بعد وائرس بآسانی سے پھیپھڑوں میں داخل ہوجاتا ہے اور ان کو متاثر کر کے شدید کھانسی کی صورت میں پانچ دنوں تک قائم رہ سکتی ہے اور زرد یا سبز رنگ کی بلغم کا اخراج ہوتا ہے اگر یہ علامات ابھرتی شروع ہو جائیں تو فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔

خسرے کے تدارک کے حوالے سے ایمونزیشن چیف یو این آئی سی ای ایف (یونیسف) بلوچستان ڈاکٹر اورنگ زیب کمال کا کہنا ہے کہ یہ بہت ضروری ہے کہ خسرے کی جانچ جلد از جلد کی جائے کیونکہ بیماری اپنے ابتدائی مرحلے میں چھپی ہوئی ہوتی ہے عام نشانات اور علامات میں خارش، بخار، نزلہ، چھینکنا اور کھانسی شامل ہیں سرخ آنکھیں آسانی سے دیکھی جاسکتی ہے اور یہ خسرے کی تشخیص میں انتہائی کارگر ہیں اگر کسی مریض کے ساتھ خسرہ روایتی علامت یعنی نزلہ زکام وغیرہ بالکل موجود نہ ہوں تو مریض کے منہ کے اندر سے معائنہ حقائق بتا دیتا ہے سرخ چھوٹے سے بے قاعدہ داغ سپاٹس منہ کے اندر دیکھے جاسکتے ہیں جن کو کاپلک سپاٹس کہتے ہیں۔ یہ گالوں کے اندر کی دیواروں پر مولر دانتوں کے نزدیک پائے جاتے ہیں ہر سپاٹس کا سفید یا نیلا مراکز ہوتا ہے کاپک سپاٹس خسرہ کی یقینی اور حقیقی علامت ہوتی ہیں اور جو ابتدائی علامات کے دو دن کے اندر نمودار ہوتی ہیں اور جو کہ خارش بننے سے دو دن پہلے ظاہر ہوتی ہیں۔

عام نزلہ زکام کی طرح خسرہ بھی ایک وائرس انفیکشن ہوتا ہے جس کا مقابلہ انسانی جسم بڑی کامیابی سے کرتا ہے اور ایک مقررہ وقت کے بعد انفیکشن خود خود ختم ہو جاتا ہے کوئی ایسی ادویات نہیں جو کہ اس وائرس کو ختم کرسکیں پس فائدہ مند علاج معالجہ صرف وہی ہے جو کہ علامات کو زائل کرنے میں مدد دے مثال کے طور پر بروفین بخار کم کرسکتا ہے کھانسی اور گلے کی خارش وغیرہ کے لیے بھی ڈاکٹر کی تجویز کردہ ادویات استعمال کرنی چاہیے۔

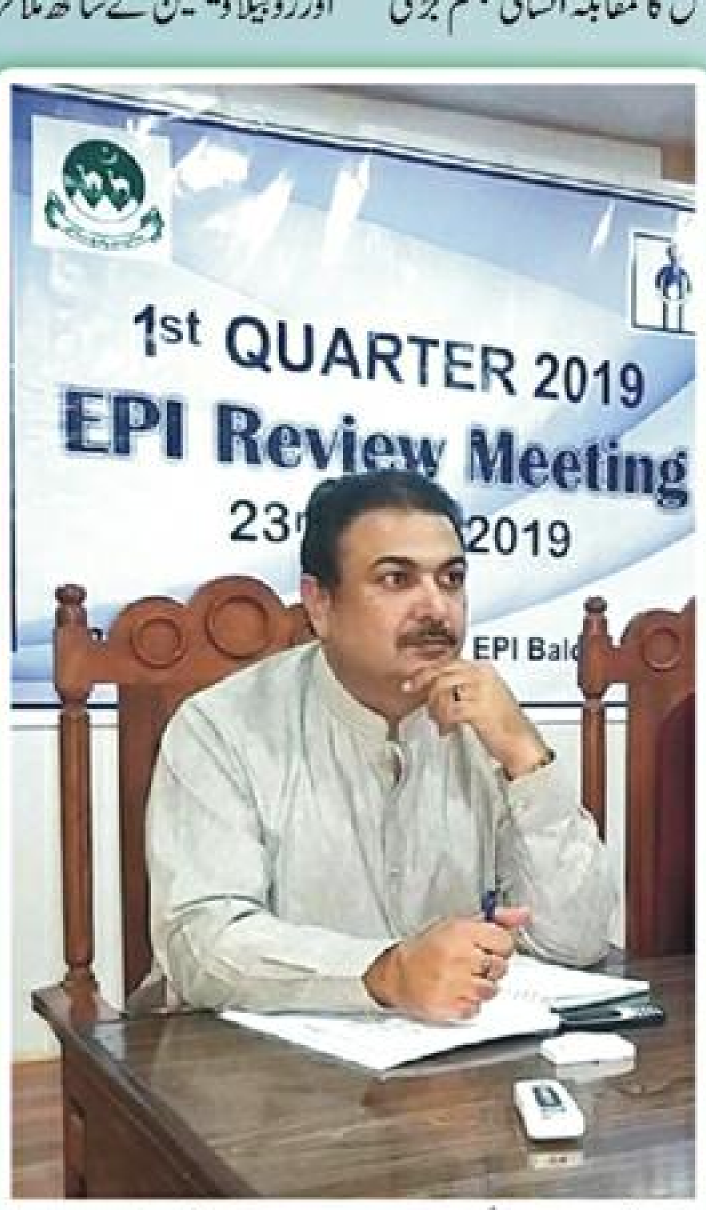

ایمونزیشن چیف یو این آئی سی ای ایف (یونیسف) بلوچستان ڈاکٹر اورنگ زیب کمال

خسرہ ان بچوں میں جلد حملہ آور ہوتا ہے جن میں مدافعتی نظام انتہائی کمزور ہو۔ جن میں وٹامن اے کی کمی ہو یا وہ بچے جو ان ممالک میں سفر کر کے کہیں پہنچتے ہیں جہاں پر خسرے کی وجہ سے اموات کی شرح بہت زیادہ رہتی ہے۔ 95 فیصد بچے جن کو خسرے کے خلاف اچھی طرح سے ویکسین دی جائے تو وہ بچے خسرے سے محفوظ ہو جاتے ہیں بر وقت ویکسین سے ہی بچوں کی زندگی کا تحفظ ممکن ہوتا ہے ویکسین دینے کے تقریباً دس دن کے اندر یہ اس لیے ہوتا ہے کہ ویکسین زندہ وائرس پر مشتمل ہوتے ہیں مگر یہ انتہائی کمزور سٹرین کے ہوتے ہیں۔

ضروری ہے کہ بچوں کو بارہ سے پندرہ ماہ کی عمر میں ہی ویکسین دے دی جائے اور پھر چار سے پانچ سال کی عمر میں بوسٹر ڈوز (خوراک) دی جائے خسرہ کی ویکسین عام طور پر Mumps۔ اور روبیلا ویکسین کے ساتھ ملا کر ایک انجکشن میں دی جاتی ہے جس کو MMR ویکسین کہا جاتا ہے اور ہمارے بچے اس وقت تک اس موذی مرض سے محفوظ رہ سکتے ہیں جب والدین اپنے بچوں کو حکومت پاکستان کی جانب سے فراہم کردہ مفت حفاظتی ٹیکوں کا مکمل کورس کرائیں گے جس میں خسرہ ساتھ ساتھ دیگر متعدی اور خطرناک بیماریوں کا سدباب ممکن ہے۔ بلوچستان میں خسرے کے خاتمے اور بچوں کو محفوظ بنانے کیلئے حکومتی اداروں کے ساتھ یونیسف کا اہم کردار ہے۔ حکومتی اداروں کے ساتھ ملکر بلوچستان بھر میں خسرے کے حوالے سے خصوصی مہم اور آگاہی پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ خسرے کے بارے میں معلومات اور اس کے تدارک کے لئے اقدامات سے آگاہ کیا جاسکے تاکہ عوام بھی خسرہ جیسے متعدی مرض کے خاتمے کیلئے حکومتی اداروں اور یونیسف کے شانہ بشانہ کھڑے ہوکر تعاون کریں۔

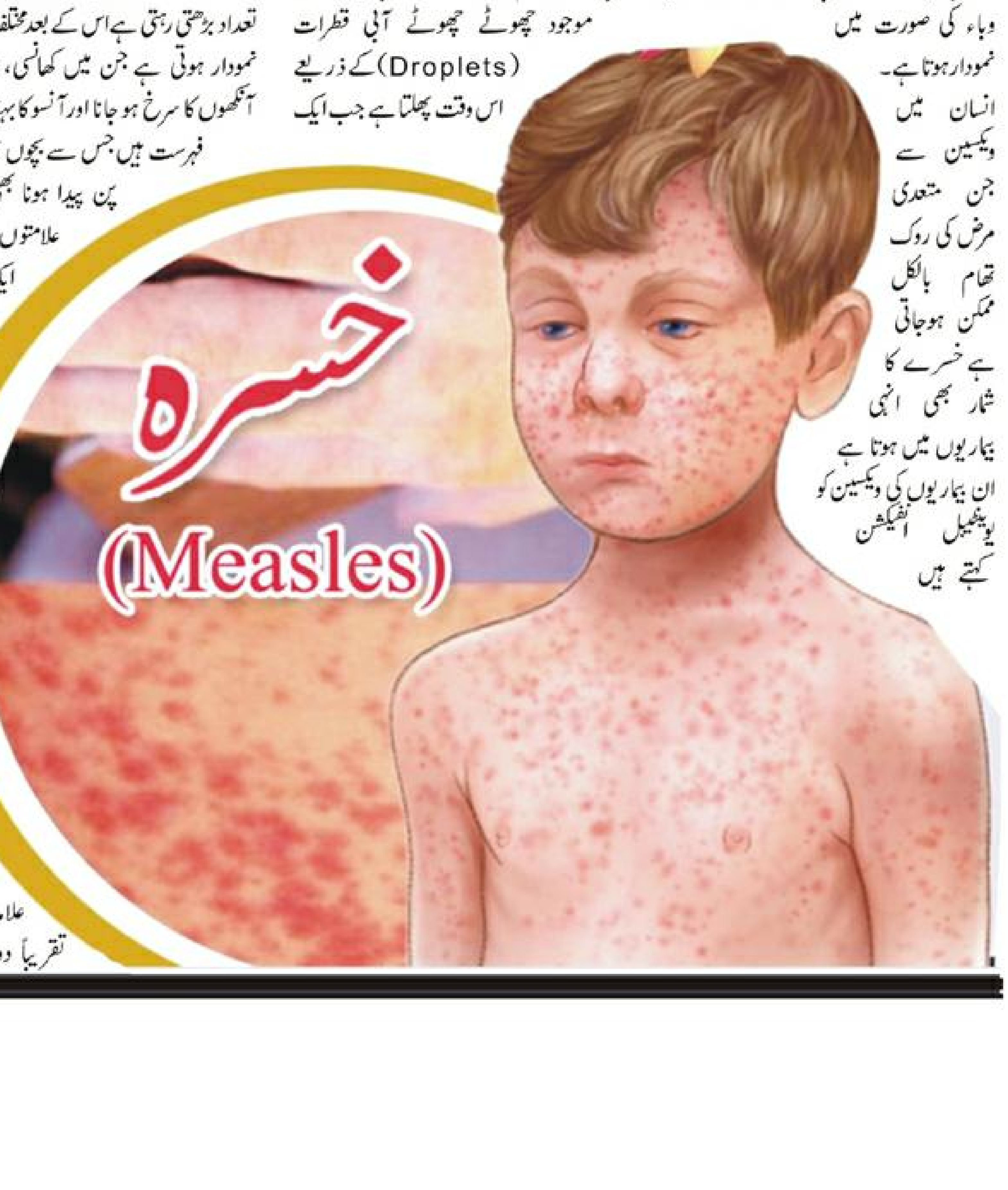

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپواکر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

ڈپٹی ایڈیٹر: غضنفر محمد کھیتران
چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

## آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی ، سماجی معاشی موضوعات کے مطلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔ رابطہ نمبر: 03327865820 واٹس ایپ: 03136823946 Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں / مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اوران کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں )ادارہ

# پولیو، پولیو سے نجات اور ہماری ذمہ داریاں

تحریر: بشیر احمد بڑیچ

سب سے پہلے یہ سمجھ بوجھ اور شعور ہونا ضروری ہے کہ پولیو کیا بلا ہے؟ اور کیوں ہے؟ اسکے خاتمے کیلئے اخراجات کیوں ہو رہے ہیں؟ ان دو قطروں کیلئے اتنی بڑی تعداد میں افرادی قوت کو کیوں مصروف کار رکھا جاتا ہے جو گلی گلی، کوچہ کوچہ اور گاؤں گاؤں میں اپنی ذمہ داریاں پوری کررہے ہوتے ہیں ان تمام باتوں کا پتا نہ ہو من گھڑت مفروضے قائم کرنا اور ان مفروضوں کی تبلیغ کرنا؟ عقل اور فہم سے بالاتر ہے۔

پولیو(Poliomyelitis)ایک ایسی بیماری ہے جو کہ شخص در شخص منتقل ہوتی ہے یہ درحقیقت اعصاب کو کمزور کردینے والی بیماری ہے اس بیماری کے مریض کا کوئی علاج ممکن نہیں ہے۔ اس بیماری کے وائرس کا شکار عموماً 15 سال تک کے بچے ہوتے ہیں اس کا وائرس ایک شخص سے دوسرے شخص یا بچے میں منتقل ہوکر پرورش پاتا ہے اور اس کو متاثر کرتا ہے یہ وائرس متاثرہ شخص یا بچے کے دماغ اور ریڑھ کی ہڈی پر اثر انداز ہوتا ہے جس کے نتیجے میں فالج ہوجاتا ہے پولیو کا وائرس چونکہ بڑوں اور بچوں میں یکساں طور پر داخل ہوسکتا ہے اور ساتھ ساتھ پھلنے پھولنے اور پرورش پانے کیلئے اس کے جسم میں موجود رہتا ہے یہاں یہ بات بتانا لازمی ہے کہ وائرس اگر بچوں اور بڑوں کو لگ سکتا ہے تو صرف بچے کیوں متاثر ہوتے ہیں اصل میں ڈاکٹروں کے مطابق یہ وائرس ایک ایسا وائرس ہے جو 15 سال سے کم عمر بچوں پر حملہ کرکے ان کو متاثر کرتا ہے کیونکہ بچوں میں بڑوں کے مقابلے میں قوت مدافعت کم ہوتی ہے اس وائرس کو بچوں کے ساتھ ساتھ بڑے بھی پھیلا سکتے ہیں یہ وائرس پاخانہ کے ذریعہ جسم سے نکل کر دوسرے کسی بچے یا بڑے فرد کو بھی لگ سکتا ہے۔

1960 کی دہائی میں اس مرض کی ویکسین ایجاد ہوئی یہ ویکسین 1966 میں قطروں کی صورت میں پلائی جانے لگی پولیو 1998 تک دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں موجود تھا اور براعظم افریقہ کے تمام ہی ممالک اس سے شدید متاثر تھے 2011 تک پولیو صرف پاکستان ، بھارت، افغانستان اور نائیجریا میں رہ گیا تھا بھارت کو 2011 میں پولیو فری قرار دیا گیا اور اس کے بعد 2014 میں نائیجریا میں بھی پولیو ختم ہوچکا ہے اور اب پولیو صرف پاکستان اور افغانستان میں رہ گیا ہے نومبر 2014 میں عالمی ادارہ صحت نے پاکستان کو دنیا بھر میں پولیو وائرس پھیلانے والا ملک قرار دیا پاکستانیوں پر سفری پابندی بھی عائد کی گئی اور پاکستانیوں کیلئے پولیو ویکسینیشن کو لازمی قرار دیا گیا اور بغیر ویکسینیشن سرٹیفکیٹ کے اکثر مسافروں کو سفر سے روکا بھی گیا اور پاکستان سے کہا گیا کہ 6 ماہ میں پولیو پر کنٹرول حاصل کریں اور مزید کہا گیا کہ اگر ان باتوں پر عمل نہیں کیا گیا تو پاکستانی مسافروں کی اسکریننگ کیجائے گی۔ اگر اس بات پر غور کیا جائے تو یہ پوری دنیا میں پاکستان کیلئے بدنامی کا باعث ہے تمام ممالک بشمول عالمی ادارہ صحت کی نظریں پاکستان پر لگی ہیں کہ کب یہ ملک پولیو فری بنے گا کوئی شک نہیں کہ موجودہ حکومت پاکستان سے پولیو کی مکمل خاتمے کیلئے سنجیدہ کوششیں کررہی ہے اسی وجہ سے پولیو کے کیسز میں کافی حد تک کمی بھی واقع ہوئی ہے اس وقت پاکستان میں پولیو کے وائرس پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی، کوئٹہ، کچھ وفاقی قبائلی ایجنسیوں اور خیبر پختونخواہ کے کچھ علاقوں میں موجود ہے وائرس کا کوئٹہ اور کراچی میں موجودگی کی وجہ سے بلوچستان اور سندھ کے تقریباً تمام اضلاع اور مضافاتی علاقے ہائی رسک پر ہیں اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ روزانہ سینکڑوں افراد بسلسلہ تجارت، روزگار، دفتری کام اور دیگر امور کو نمٹانے کیلئے ان شہروں کا رخ کرتے ہیں اور واپس لوٹتے ہیں اس کے علاوہ یہ پاکستان کے ہمسایہ ملک افغانستان سے آئے ہوئے افغان مہاجرین کی مہربانیوں کی وجہ سے بھی پاکستان کے کئی شہروں میں پھیل گیا ہے اور ایک سروے کے مطابق پاکستان میں پولیو ویکسینیشن کے سب سے بڑے انکاری بھی یہی مہاجرین ہیں جبکہ پنجاب میں کوئی ایک ایسا بچہ نہیں جس کو پولیو ویکسین نہیں دی گئی ہو بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں حالات اور کچھ ناممکن رسائی (جہاں ویکسین کا لیکر جانا ممکنات میں نہ ہو) کی وجہ سے کچھ بچے پولیو ویکسین سے رہ جاتے ہیں مگر سندھ کی جہاں تک مسنگ پوزیشن ہے وہ سمجھ سے بالاتر ہے؟ پھر بھی پہلے کی نسبت پاکستان میں پولیو کی کیسز میں نمایاں کمی ہوئی ہے مگر اصل بات کمی لانے کی نہیں ہے کیوں کہ پاکستان کو بالکل پولیو فری بنانا ہے تب تعریف گردانی جائے۔

پولیو اور اسکی ویکسین کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں کہ یہ ویکسین نقصان دے ہے، حرام ہے، ناپاک ہے، خاندانی منصوبہ بندی کیلئے ہے، کئی دیگر بیماریوں کا سبب ہے، ان تمام غلط فہمیوں کا جواب یہ ہے کہ ممتاز و جید علماء کرام نے اپنے اپنے طور پر اس ویکسین (OPV) کی اپنے اپنے ملکوں کے مایہ ناز ڈاکٹروں اور تحقیق کاروں سے تحقیق کروائی جس کے بعد ثابت ہوا کہ پولیو ویکسین میں انسانی صحت کیلئے کوئی مضر چیز شامل نہیں ہے۔ اس کا تمام تر کریڈٹ ہمارے علماء کرام جنہوں نے اپنے اپنے فتاویٰ اور تحقیق کے ذریعے پولیو ویکسین کو ایک غیر نقصان دے، غیر مضر صحت ،حلال اور فائدہ مند قرار دیا ہے، میڈیا، محکمہ صحت، رضا کار، سماجی تنظیمیں اور حکومت کی پالیسیوں کو جاتا ہے اور وہ اس کے مستحق بھی ہیں مگر پھر بھی کچھ مزید مستحکم اور موثر حکمت عملیوں کی ضرورت ہے جس کے ذریعے بہت جلد پاکستان کو پولیو فری ممالک کی فہرست میں درج کیا جاسکتا ہے اب کوئی یہ سوچتا ہوگا کہ پولیو فری کیسے ہوتا ہے؟ تو اس کیلئے یہ جواب ہے کہ اگر کسی ملک میں لگاتار 2 سال تک کھوج لگانے کے باوجود پولیو کا کوئی کیس ریکارڈ نہ ہوتو وہ ملک پولیو فری قرار دیا جاتا ہے مثلاً اگر بنگلا دیش کو مدنظر رکھا جائے کہ بنگال حکومت نے تین گروپ بنائے اور کرفیو لگا کر مہم چلائی اور 15 سال پہلے پولیو کا خاتمہ کرکے دنیا کے پولیو فری ممالک میں بنگلادیش کو لاکھڑا کردیا حیرت کی بات تو یہ ہے کہ 15 سال پہلے بنگلادیش میں نہ میڈیا سرگرم تھا اور نہ خواندگی کی شرح نارمل تھی پھر بھی وہاں سے پولیو وائرس کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کیا گیا۔

پولیو مرض کو صرف انتظار اور تماشائی بن کر رضا کاروں کو دیکھنے سے اور من گھڑت باتیں کرنے سے ہرگز ختم نہیں کیا جاسکتا اس لعنت سے نمٹنے کیلئے سب سے اہم کوشش کمیونٹی انوالومنٹ اور دلچسپی ضروری ہے پولیو چونکہ ایک ایسا مرض ہے جسکی تشخیص سے پہلے ویکسی نیشن ممکن ہے بعد میں اس کا کوئی علاج ممکن نہیں اس لیئے اس کی ویکسینیشن مرض کو روکنے کیلئے مرض لاحق ہونے سے پہلے کی جاتی ہے۔ سب سے پہلا کام یہ ہے کہ بچے کی پیدائش پر کسی بھی قریبی (EPI) سینٹر سے بچے کے روٹین کے ٹیکے لگوائیں جن میں پولیو کا (IPV) ڈوز بھی شامل ہے جس سے نہ صرف بچہ پولیو سے محفوظ رہے گا بلکہ وہ دیگر تمام بڑے اور مہلک امراض سے بھی محفوظ رہیگا۔ ایک رپورٹ کے مطابق رواں سال پاکستان میں تقریباً 45 کیسز سامنے آئے ہیں جبکہ ایمرجنسی آپریشن سینٹر بلوچستان کو آرڈی نیٹر کے مطابق بلوچستان کے 2 اضلاع میں حالیہ 2 پولیو کیسز رپورٹ ہونے کے بعد بلوچستان کے 6 اضلاع میں 22 جولائی سے سات روزہ خصوصی مہم شروع کی گئی ہیں 22 جولائی سے نصیر آباد، جعفر آباد، جھل مگسی، صحبت پور جبکہ کوئٹہ اور قلعہ عبداللہ میں 29 جولائی سے پولیو مہم شروع کی جائے گی ان سات روزہ مہم جو قومی لیول پر یا سپلیمنٹری لیول پر چل رہی ہیں ان میں رضا کاروں اور محکمہ صحت کے لوگوں سے مکمل تعاون کرکے گھر گھر میں ہر 5 سال سے کم عمر بچوں کو دو قطرے پلانے اور پلوانے میں معاونت کا کردار ادا کریں۔ تاکہ ہمارے پھول جیسے نونہال بچے عمر بھر کی معذوری سے بچ سکیں پولیو ٹیم کو اپنا خیر خواہ مان کر ان کا اس نیک کام کیلئے شکریہ ادا کریں رہ جانے والے یا غیر موجود بچوں کو قریبی مرکز صحت میں بھیج کر یا لاکر انہیں پولیو ویکسین کے قطریں ضرور پلوائیں محکمہ صحت کے عملے پر بھی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ وہ اس طرح کا طریقہ کار اپنائے جس کے ذریعہ گھر گھر اور ہر بچے تک پولیو ویکسین کی رسائی حاصل ہوسکے اور وہ رنگ و نسل سے بالاتر ہو کر امیر و غریب، معتبر و خانہ بدوش سب کو وقت دیکر ان کے نونہالوں کو پولیو کے قطرے پلائیں اور اس کام کو اپنا نصب العین سمجھ کر خوب محنت کریں تاکہ بہت جلد ہمارے ملک سے پولیو کک آؤٹ ہوجائے اور پھر کبھی دوبارہ یہاں آکر پر نہ مار سکے۔

# بلوچستان میں دہشت گردی اور حکومتی ذمہ داریاں

تحریر۔۔۔چاندنی کاکڑ

بلوچستان دہشتگردی کی لپیٹ میں آگیا، کوئٹہ شہر ایک بار پھر دہشت گردی کے نشانے کے آگیا امن دشمنوں نے ایک ہفتے کے دوران دو دھماکے کرکے خوف ہراس پیدا کردیا۔ گزشتہ روز باچاخان چوک پر سٹی تھانے کے قریب بم دھماکہ ہوا جس میں پولیس کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا تھا دھماکے میں 5 قیمتی جانیں ضائع ہوگئی اور 32 افراد زخمی ہوئے جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے دھماکے میں 5 سے 6 کلو دھماکہ خیز مواد

استعمال کیا گیا تھا حکومت سیکورٹی انتظامات پر اتنا خرچ کررہی ہیں اور دوسری جانب ایک ہفتے کے دوران دوسرا دھماکہ ہونا حکومتی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے عام عوام بدامنی کے واقعات میں پس رہا ہے لوگ اور دکانداران اپنی مدد آپ کے تحت زخمیوں کو رکشوں اور موٹر سائیکلوں پر اسپتال پہنچاتے رہے اسپتالوں میں ایمرجنسی لگادی لیکن افسوس کے ساتھ ڈاکٹرز کی عدم موجودگی سے لوگوں کو گھنٹوں انتظار کرنا پڑا ایمبولینسز اور اسٹریچر کی شدید کمی سے لوگوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ دھماکے کے بعد شہر میں سوگ کی فضاء قائم ہوگئی کوئٹہ شہر میں بدامنی بھرپور سیکورٹی کے باوجود دہشت گردی کے واقعات کا ہونا سیکورٹی لیپس ہے یقیناً کوئی نہ کوئی کمی رہ گئی ہے جسکا دہشت گردوں نے فائدہ اٹھایا حکومت اور مقتدر اداروں کو اس حوالے سے اقدامات کرنے ہونگے اس سے پہلے بھی دہشت گردی کے کئی واقعات رونما ہوچکے ہیں لیکن صوبائی حکومت کی جانب سے کسی بھی واقعے کی صحیح معنوں میں تحقیقات نہیں کی گئی۔ صرف قیمتی جانوں کا ضیاع ہورہا ہے اور ان کی طرف سے اظہار افسوس اور مذمت کی جارہی ہے یہاں تک کہ الیکٹرانک میڈیا نے بھی کوئٹہ کے افسوسناک واقعے کے مناسب کوریج نہیں دیا صرف ٹی وی میں محض خبر کی حد تک اس واقع کو چلایا گیا اس طرح نظر انداز کرنے سے کئی سوالات جنم لے رہی ہیں اور یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیاسی رہنماو ں کو تو ہر قسم کی سیکورٹی حاصل ہے مگر عام لوگوں کو ایسے ہی بے سہارا چھوڑ دیا گیا ہے خود بلٹ پروف گاڑیوں میں پھرتے ہیں لیکن صوبے کے عوام کے لیے سخت سیکورٹی کے انتظامات نہیں ہے اور بدامنی کے واقعات پر صرف افسوس کا اظہار کیا جاتا ہے ایک طرف مہنگائی نے شہریوں کی کمر توڑ دی اور دوسری طرف آئے روز بدامنی کے واقعات سے لوگ گھروں سے نکلنے میں خوف محسوس کرتے ہیں۔ شہری خوف و ہراس میں مبتلا ہیں صوبائی حکومت کی جانب سے کیئے جانے والے اقدامات کے دعووں کے ساتھ واقعات کا ہونا سوالیہ نشان بن گیا ہے گزشتہ کے واقعے نے یہ بات طشت ازبام کردی کہ عوام کے ساتھ محض دعوے کیئے جارہے ہیں پر کوئی حکمت عملی نہیں، اور کب تک یہ بدامنی کے واقعات ہوتے رہنگے آخر کب تک عام شہریوں کی جانوں کا ضیاع ہوتا رہے گا اور آخر کب پولیس اور سیکورٹی ادارے ان لوگوں کے گرد گھیرا تنگ کریں گے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کے لیے جدید ٹیکنالوجی سے مدد لی جائے یقیناً حکومت ہر شخص کو سیکورٹی نہیں دے سکتی مگر اتنا تو کرسکتی ہے کہ شہر بھر میں سی سی ٹی وی کیمرے لگائے جائیں اور ان کی لمحہ بہ لمحہ مانیٹرنگ کا انتظام کرے۔

# احتجاجی سیاست کرنیوالے ہی بلوچستان کے مسائل کے ذمہ دار ہیں، وزیر اعلیٰ بلوچستان

رپورٹ
اسرار محمد کھیتران

بلوچستان عوامی پارٹی کے صدر وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے کہا ہے کہ احتجاجی سیاست کرنے والے ہی بلوچستان کے مسائل کے ذمہ دار ہیں جنہوں نے اپنے دور اقتدار میں بلوچستان کی ترقی کیلئے کچھ نہیں کیا، اگر ماضی کی پالیسیاں، منشور اور تقاریر صحیح ہوتیں تو ہم ترقی میں سب سے آگے ہوتے اور آج سہولتوں کی عدم دستیابی کا رونا نہ رو رہے ہوتے، اس میں ہم کامیابی کا کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پارٹی کو مقبول بنانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اقتدار میں رہتے ہوئے عوام کی خواہشات پر پورا اترا جائے، ان کی پہلے دن سے خواہش ہے کہ پارٹی کارکن پارٹی کا جھنڈا اور کارڈ لے کر جہاں بھی جائے لوگ اس سے یہ نہ پوچھیں کہ وہ کون ہے بلکہ صرف پارٹی ہی اس کی پہچان ہو، انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں ایک مخلوط حکومت ہے اور ہم ایک ذہن کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں، مشکلات اور چیلنجز کے باوجود محنت کر رہے ہیں تاکہ عوام سے کئے گئے وعدے پورے کر کے سرخرو ہوسکیں، بجٹ ہمارے وعدوں کا عکاس ہے جس میں انصاف رواداری اور برابری کو ملحوظ رکھتے ہوئے سب اضلاع کو یکساں اہمیت دی گئی ہے، ہر شور کا گرڈ اسٹیشن ہم نے منظور کیا لیکن اپوزیشن اس کا کریڈٹ لینے کی کوشش کر رہی ہے حالانکہ نہ تو اپوزیشن کے پاس اس منصوبے کی منظوری اور نہ ہی فنڈ زدینے کا اختیار ہے، یہ منصوبہ بلوچستان عوامی پارٹی کے نمائندوں کی مشاورت سے منظور ہوا ہے، کوئٹہ کی ترقی کے لئے آئندہ تین سالوں میں پچاس ارب روپے خرچ کریں گے، دس ہزار سے زائد ملازمتیں مشتہر کی گئی ہیں جن پر بلوچستان کے بیروزگار لگیں گے، بلوچستان عوامی انڈومنٹ قائم کیا گیا ہے، اور اس سمیت بہت سے منصوبے شروع کئے گئے ہیں اور ہم اپنی ایک سال کی کارکردگی صوبے، ملک اور پوری دنیا کے سامنے رکھیں

صدر بلوچستان عوامی پارٹی وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان پارٹی کے شمولیتی پروگرام سے خطاب کر رہے ہیں

صدر بلوچستان عوامی پارٹی وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان صوبائی وزراء اور بی اے پی کے دیگر قائدین پارٹی کے شمولیتی پروگرام میں قومی ترانے کے احترام میں کھڑے ہیں

گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نیک نیتی سے انجینئروں، ڈاکٹروں اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے مسائل حل کریں گے لیکن وہ بھی صوبے کے وسائل کے مطابق ڈیمانڈ دیں، جلسہ جلوس اور دھرنے نہ دیں، انہوں نے کہا کہ جو جماعتیں دھرنوں میں بیٹھ کر اشتعال پیدا کرتی ہیں یہ انہی کے پیدا کردہ مسائل ہیں، ہم نے یہ مسائل پیدا نہیں کئے لیکن انہیں حل ضرور کریں گے، نوجوان طبقہ کو ضائع اور خوار نہیں ہونے دیں گے،

ہمارے دوست اور اکابرین بھی شریک ہوں گے اور سیاسی عمل کا حصہ بھی رہے ہوں گے اور شاید ان کی نیتوں میں فتور بھی نہیں ہوگا لیکن صوبے کے لئے وہ سب کچھ نہ کیا جاسکا جو کہ ہونا چاہئے تھا، ان خیالات کا اظہار انہوں نے بلوچستان عوامی پارٹی کے زیر اہتمام منعقدہ شمولیتی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کیا جس میں احسان اللہ خاکسار نے اپنے سینکڑوں ساتھیوں کے ساتھ بلوچستان عوامی پارٹی میں شمولیت کا اعلان کیا جبکہ مستونگ اور دیگر علاقوں سے بھی سیاسی کارکنوں کی بڑی تعداد نے بی اے پی میں شرکت کا اعلان کیا، تقریب میں بلوچستان عوامی پارٹی کے قائدین اور سینکڑوں کی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر صوبے کا سیاسی منظر نامہ دیکھا جائے تو یہاں اقتدار کے حصول کے لئے بڑے نقصانات اٹھائے گئے، قوم قبیلہ، مذہب اور زبان کی بنیاد پر لوگوں کو لڑایا گیا، کیونکہ عوام ترقی کی امید پر ان سیاسی جماعتوں کے پیچھے تھے، انہوں نے کہا کہ ہر وہ شخص جو بلوچستانی ہے اپنے علاقے کی خوشحالی، اپنے بچوں کی اچھی تعلیم، سڑک، ہسپتال، بجلی اور روزگار چاہتا ہے، جس کی امید پر وہ ہر سیاسی جماعت کے پیچھے چلتا رہا، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان وہ صوبہ ہے جس نے خون خرابہ اور پسماندگی دیکھی جس طرح ایک معذور اور غریب شخص کا مقابلہ ایک امیر اور صحت مند سے نہیں کیا جاسکتا اسی طرح بلوچستان کا مقابلہ دیگر صوبوں سے نہیں کیا جاسکتا، تاہم یہاں محنتی، اچھے اور محب وطن لوگ ہیں جو صوبے اور ملک کی تقدیر بدلیں گے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کے لوگ چاہتے ہیں کہ صوبہ ترقی کرے لیکن جہاں بھی ہمارے قدم جاتے ہیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، انہوں نے کہا کہ بلوچستان عوامی پارٹی کا منشور ہے کہ اب صرف ترقی اور خوشحالی ہوگی اور ہم وہ کچھ کریں گے جو گذشتہ 70 برسوں میں نہیں ہوا، ہمارے منشور کی بنیاد بلوچستان ہے، اللہ تعالیٰ نے اسی بنیاد پر ہمیں کامیابی دی ہے کہ ہم نے اس اجڑے ماحول میں کردار ادا کرنا ہے، انہوں نے کہا کہ بلوچستان عوامی پارٹی پہلی جماعت ہے جس کی بنیاد ایک سال قبل رکھی گئی منشور بنایا گیا انتخابات میں حصہ لیا حکومت بنائی اور ایک متوازن بجٹ دیا جو ایک تاریخی حقیقت ہے اور ایک سال کی قلیل مدت میں اتنا سب کچھ کرنا آسان نہیں اور اس کے لئے پارٹی قائدین اور ورکرز نے منفرد کردار ادا کیا، ہم نے جو بھی وعدے کئے انہیں بجٹ میں ہر حوالے سے پورا کیا، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ انفرادی طور پر ہر شخص مقبولیت چاہتا ہے، کونسلر سے لے کر رکن پارلیمنٹ تک پہنچنے کے لئے محنت کرتا ہے، لیکن جس نظام میں پارٹی مقبول ہوتی ہے لوگ کمزوری کے باوجود اس کی تعریف کرتے ہیں، اگر ہماری جماعت صوبے کو ترقی دے گی تو پھر انفرادی کمزوری کو بھی لوگ معاف کردیں گے لیکن اگر پارٹی کمزور ہوگی تو پھر انفرادی

سی پیک ساحل و وسائل اور ریکوڈک سمیت سب کچھ بلوچستان کے لئے بروئے کار لائیں گے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وہ پارٹی میں شمولیت کرنے والوں کے شکرگزار ہیں جنہوں نے ہم پر اعتماد کا اظہار کیا اور شمولیتی پروگرام جلسہ کی شکل اختیار کر گیا، جلد پارٹی کے زیر اہتمام جلسہ عام کا انعقاد کریں گے جس میں ہر ضلع سے لوگ شریک ہوں گے، وزیر اعلیٰ نے پارٹی رہنما شہید سراج رئیسانی کی ملک، صوبے اور پارٹی کے لئے خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ شہید ان کے دوست اور بھائی تھے۔ دریں اثناء صوبائی وزیر پی ایچ ای نور محمد دمڑ نے کہا ہے کہ ہماری ایک سال کی کارکردگی عوام کے سامنے ہے جب سے ہماری پارٹی اقتدار میں آئی ہے ہم نے حقیقی معنوں میں عوام کی خدمت کو اپنا نصب العین بنایا ہے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے بلوچستان عوامی پارٹی کے شمولیتی پروگرام کے حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنی پارٹی کے منشور کے عین مطابق ایک روشن اور خوشحال بلوچستان کی جانب اپنی کاوشوں کو بطریق احسن گامزن کر رکھا ہے، بلوچستان عوامی پارٹی کے صدر اور وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی زیر قیادت اور ان کے وژن کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی کابینہ میں شامل بلوچستان عوامی پارٹی کے تمام وزراء اور مشیر بلوچستان کی ترقی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ ہم رنگ و نسل اور ہر طرح کے تعصبات سے بالاتر ہو کر عوام کی مجموعی فلاح و بہبود کی بہتری چاہتے ہیں تاکہ ایک روشن اور ترقی کرتا ہوا بلوچستان قومی منظر نامے پر نمودار ہو۔ صوبائی وزیر خزانہ واطلاعات میر ظہور احمد بلیدی نے کہا ہے کہ گذشتہ ادوار میں قوم پرستی اور ذاتی مفاد پر مبنی سیاست کی گئی جس کی وجہ سے بلوچستان ترقی اور خوشحالی سے محروم رہا لیکن بلوچستان کی موجودہ صوبائی حکومت ہر قسم کے صوبائی تعصبات اور رنگ و نسل میں امتیاز جیسے منفی جذبوں سے بالاتر ہو کر بلوچستان کے عوام کو حقیقی اور مثالی ترقی دینا چاہتی ہے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے بلوچستان عوامی پارٹی کے شمولیتی پروگرام کے حوالے سے منعقدہ تقریب کے شرکاء، حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں اقتدار میں آئے ہوئے صرف ایک سال ہوا ہے لیکن ہماری ایک سالہ کارکردگی روز روشن کی طرح عیاں ہے، جیونی سے ژوب تک ہر علاقے کے مسائل پر خصوصی توجہ دی ہے، تعلیم، صحت، توانائی، اور مواصلات کے شعبوں کو بہتر بنایا ہے۔ صوبائی وزیر داخلہ میر ضیاء لانگو نے بلوچستان عوامی پارٹی کے شمولیتی پروگرام کے حوالے سے منعقدہ ایک تقریب میں شرکاء و حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان عوامی پارٹی بلوچستان کے عوام کی خدمت کو اپنا فرض عین سمجھتی ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نے وہ کر کے دکھایا ہے جو پچھلے 70 سالوں میں نہیں ہو پایا، رواں مالی سال کا ہمارا بجٹ اس بات کا حقیقی مظہر ہے کہ ہم بھرپور ترقی اور آگے بڑھتا ہوا بلوچستان دیکھنا چاہتے ہیں، انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان کی قیادت موجودہ صوبائی حکومت لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے جو بلوچستان میں بیروزگاری کے خاتمے، شرح خواندگی میں اضافے، عوام کو ان کی دہلیز پر تمام بنیادی ضروریات صحت کی فراہمی، مواصلات کے نظام میں بہتری اور توانائی کے شعبے میں خاطر خواہ اقدامات کیلئے ترقی کی جانب گامزن ہے۔

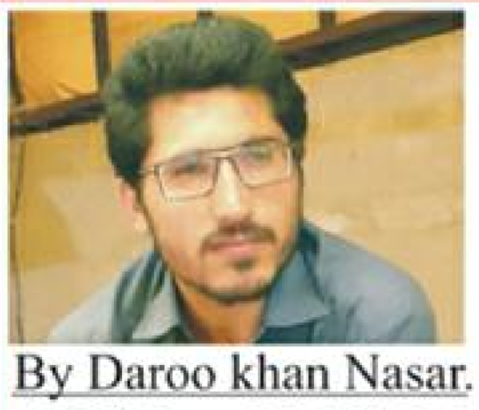

# They Say.

By Daroo khan Nasar.

Since highlighting negative aspects of a subject pleases men therefore it is no wonder to hear that Manto was erotic; that Shakespeare had abused women; that readers are often mad and that writers challenge the existence of God. Interestingly, a slight research strengthening the aforesaid impression will reveal that yes, the Urdu penman was way too informal; that the crown of dramatists called women frail; that book readers when speak beat about the bushes and that with pen in hand many lose their track. But, more intriguingly a sincere and deep research breaking the impression into pieces will unveil that the blunt short story writer was harsh yet truthful; that the Elizabethan play Wright treated all men equally; that sane minds to bad minds sound insane and that a creature can merely explore the creator. Adding more during a discourse on the subject in question a man dependent on the 'they say' source of information maintained that artists are drug addicted; that Literature depicts minor issues; that what a writer says is misinterpreted; that writers are men of words; that what we read cannot be universal and that literary people compromise on realism at the cost of pleasure. While the box of grievances stuffed with both logical and illogical narratives may apparently seem convincing ,the example ahead will confirm how dangerous is making claims without research. In response to a statement John Keats was a romantic poet, my friend added that the poet must have been liked by all girls. When asked how and why my friend unexpectedly replied because of the poet's dialogues. ( I never knew before that my friend was a diehard fan of Shahrukh Khan) To confirm if the allegations are reasonable or other way, i will begin with manto. The Urdu penman is rightly criticised for not depicting what he wanted to in a better and acceptable manner. But saying that Manto was a minor literary figure must be reconsidered. The evils of society that he depicted in his short stories paint the writer's sincerity towards reforming mankind. And, the fact that reformers usually cross limits in trying to correct things adds more to his credit.(People used to watching movies replete with Romantic scenes must have not blame Manto) Moving ahead, that Shakespeare called the fair creature frail is true. However, people criticising the Renaissance man often remain blind to the glories of his pen. Known for the knowledge of human mentality, Shakespeare adorned the pages of Literature with prominent characters. Additionally reading his plays a man is acquainted with many aspects of life. Given the logical, the Elizabethan penman must be read and understood. People shinning the "how can a Christian teach Muslims" mantra can also be silenced by this: "do not look at who has said it, look at what has been said." (Hazrat Ali) Moreover, there is a perception that voracious readers often lose their sensibility. While such impressions in a society where reading habit is nil are common, the utility of reading books needs no explanation. Putting it in plain words, people disrespecting book need to improve their standard. Additionally, the stance that writers challenge the existence of god is void because the creator can merely be praised. One of the points is that writers can not create art without drugs. It may be right for some with pen in hand. However applying the say on all and sundry is wrong. Moving forward with the charge that Literature is only good for trivial matters, it is pertinent to mention here that a society rotten to the core means a backward country. (Highlighting matters as minor as backbiting for instance helps people reform their lives). The writers are also thought to be verbose. This charge is reasonable to a great extent but to ignore number of good qualities over a single weakness is injustice. The point that you need to keep in mind is that baseless claims should be avoided as rationality is the soul of discussion. ( by you i mean the reader)

## عوامی حکومت ------- عوامی ترجیحات

# وزیراعلیٰ بلوچستان کی خصوصی ہدایت
# سماجی تحفظ اور بہبود کے لیے انقلابی اقدامات

## اہم اقدامات

- سماجی تحفظ و بہبود کے لیے خطیر رقم مختص
- بلوچستان میں گھریلو تشدد سے حفاظت کے قانون کا نفاذ
- محکمہ اقلیتی امور کا قیام
- بوڑھوں، یتیموں اور خواجہ سراؤں کے لیے امدادی مرکز کا قیام
- خواتین کی اقتصادی خودمختاری کے لیے کونسل کا قیام
- ڈویژن کی سطح پر انسانی حقوق کے تحفظ کے دفاتر کا قیام
- خصوصی بچوں کے لیے اہم اقدامات
- معذور افراد کی ملازمت کے کوٹہ کا 2 سے 5 فیصد تک اضافہ
- قدرتی آفات سے متاثرہ اداروں کی بحالی کے لیے خطیر فنڈ مختص
- 33 ہزار مستحق افراد کو زکوٰۃ کی ادائیگی
- دہشت گردی سے متاثرہ افراد کے لیے سماجی بہبود فنڈ کا اجراء
- نشہ آور افراد کی بحالی کے لیے مفت علاج کی سہولت
- اسکولوں سے باہر بچوں کی معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے ٹھوس اقدامات

عوام کی خدمت ہمارا فرض

محکمہ اطلاعات حکومت بلوچستان

MG-02/2019-20

www.dpr.gob.pk. @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan


# موسیٰ خیل و دیگر علاقوں میں پارتھینیم (گاجر بوٹی) کی تباہ کاریاں

تحریر: نصر من اللہ

دنیا میں جڑی بوٹیوں کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جدید میڈیکل سائنس انہی جڑی بوٹیوں سے بہت قیمتی ادویات متعارف کرارہی ہے۔ جو انسانوں اور جانوروں اور زراعت کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہیں۔ لیکن کچھ جڑی بوٹیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جو بہت خطرناک ہوتی ہیں انسان، جانوروں اور زراعت کے لئے بیک وقت خطرناک خیال کیا جاتا ان میں ایک کو پارتھینیم گاجر بوٹی کہتے ہیں۔ جو کہ بہت خطرناک ہے۔ گاجر بوٹی ایک زہریلا پیلا پودا ہے دیکھنے میں دوسری جڑی بوٹیوں سے مختلف نظر آتا ہے۔ لیکن اس کو پہچاننا زیادہ اہمیت رکھتا ہے گاجر بوٹی موسم بہار اور گرمیوں میں اپریل سے نومبر تک تیزی سے پھیلتی ہے اس کا ایک پودا تقریبا دس ہزار تک بیج پیدا کرسکتا ہے۔ اس کا قد ڈیڑھ میٹر تک ہوسکتا ہے گاجر بوٹی کے پردے والے ہوتے جو ہوا میں اڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوکر زمین میں اگنے کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے ہلکے سے گہرے پتے ہوتے ہیں جن کے اوپر نازک سے بال ہوتے ہیں اور تنے پر گہری دھاریاں ہوتی ہیں۔ گاجر بوٹی سے ملتی جلتی دوسری جڑی بوٹیاں مثال کے طور پر ارٹی میزیا، بھنگ وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں۔ لیکن پارتھینیم کو پہچاننا نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ گاجر بوٹی فصلات میں پھیل کر 40 فیصد تک پیداوار کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ یہ بوٹی

جڑوں کے ذریعے ایسا کیمیکل زمین میں چھوڑتی ہے جو دوسری فصلات کے بیج کو اگنے نہیں دیتی مثلاً گندم، کپاس، سبزیات وغیرہ پھلدار درختوں کو کمزور کرتی ہے جس سے پھلوں کی پیداوار متاثر ہوتی ہے جس سے کسانوں اور زمینداروں کو شدید نقصان اٹھانا پڑتا

ہے 70 فیصد سے زیادہ لوگ جو اس جڑی بوٹی کے ساتھ کسی نہ کسی طریقے سے وابستہ ہوتے ہیں ان کو دمہ، کھانسی، جلد کی بیماریاں آنکھوں کی جلن ناک کی سوزش جیسی بیماریوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ گاجر بوٹی جانوروں کیلئے بھی زہریلا اثر رکھتی ہے اس میں ایسے زہریلے مادے پائے جاتے ہیں جو جانوروں کے منہ پر الرجی اور بھوک کو کم کردیتے ہیں۔ یہ زہریلے مادے جانوروں کے دودھ اور گوشت کی کوالٹی پر اثر انداز ہوتے ہیں جو استعمال کے قابل نہیں ہوتا اور جانوروں کی افزائش نسل بھی متاثر ہوتی ہے۔ پارتھینیم گاجر بوٹی پاکستان پنجاب اور خیبر پختونخواہ کے بہت سے علاقوں میں پائی جاتی ہے صوبہ بلوچستان میں ضلع موسیٰ خیل میں آج سے 20 سال قبل ضلع گرگوجی کے مقام پر غالباً پبلک ٹرانسپورٹ کے ذریعے پھلوں کے کریٹ میں اس کا ایک خشک پودا آ پہنچا اور وہاں صرف ایک پودا قدرتی طور پر اگا اور دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً پورے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ بلوچستان جو کہ خشک صوبہ ہے یہاں پر پانی نہ ہونے کے برابر ہے یہاں پر زندگی کا دارومدار بارشوں پر ہوتا ہے اور بلوچستان میں دو اضلاع موسیٰ خیل اور بارکھان جو مون سون کی حدود میں آتے ہیں یہاں پر صوبے کے باقی علاقوں کی نسبت بارشیں بہت زیادہ ہوتی ہیں یہ قدرتی طور پر سرسبز و شاداب اضلاع ہیں۔ ان اضلاع میں لوگوں کی زندگی کا دارومدار بھیڑ بکریوں پر ہے۔ اور یہاں پر کئی ایسی

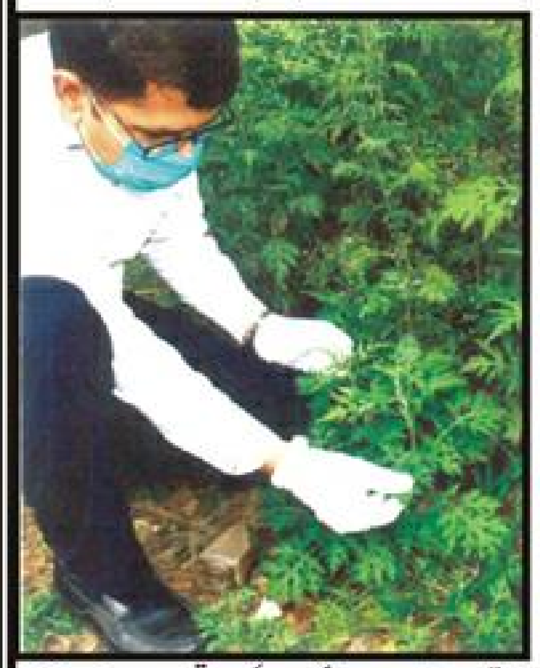

طاقتور جڑی بوٹیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ جن کے کھانے سے ضلع موسیٰ خیل اور بارکھان کے جانور گوشت کے ذائقے میں بہت مشہور ہیں یہاں پر پھلوں کے بہت سے باغات ہیں اور ان اضلاع میں سبزیاں بھی زیادہ تعداد میں کاشت کی جاتی ہیں لیکن اب پارتھینیم (گاجر بوٹی) ان دو اضلاع میں پھیل چکی ہے۔ اور بہت تیزی کے ساتھ پورے علاقے میں پھیل رہی ہے۔ اگر اس کے خاتمے کے اقدامات نہ کیے گئے تو یہ پورے بلوچستان میں پھیل کر تباہی پھیلا دے گی صوبہ بلوچستان پہلے سے بہت پسماندہ اور پھر مزید پسماندہ ہوجائے گا۔ حکومت بلوچستان اس کے خاتمے کیلئے مزید ضروری اقدامات کرے۔ آگاہی مہم کی شروعات کرے، اس جڑی بوٹی کے خاتمے کیلئے ضروری ادویات فراہم کرے اور لوگوں کو اس کے نقصانات سے آگاہ کرے۔

ڈائریکٹر پلانٹ پروٹیکشن زراعت ڈاکٹر عارف شاہ جو ایک نہایت قابل و محنتی افسر ہیں انہوں نے اس بارے میں اپنی جدوجہد شروع کر رکھی ہے وہ پارتھینیم گاجر بوٹی کے تدارک کے لیے دن رات کوششیں کر رہے ہیں اور اعلیٰ حکام کو بھی اس کے بارے میں آگاہی دے رہے ہیں پارتھینیم گاجر بوٹی کے تدارک کے لیے صرف محکمہ زراعت نہیں باقی محکموں جنگلات اور لائیو سٹاک کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کریں کیونکہ یہ جنگلات اور حیوانات کو بھی بہت نقصان پہنچا رہی ہیں حکومت بلوچستان ان علاقوں میں جہاں پر یہ بوٹی ہے وہاں ٹیمیں بھیجیں تاکہ اس گاجر بوٹی کا خاتمہ ہوسکے زراعت پر اس کے جو اثرات مرتب ہوئے ہیں اس کے حل کے لیے محکمہ زراعت اپنا کردار ادا کرے اس کے جو اثرات جانوروں اور انسانوں پر مرتب ہو رہے ہیں بلوچستان میں گاجر بوٹی سے متاثرہ علاقوں کو آفت زدہ قرار دے کر بھرپور اقدامات کیئے جائیں تاکہ ان کے خاتمے سے صوبہ بلوچستان میں فصلوں اور جانوروں کو تحفظ ملے تاکہ موسیٰ خیل اور بارکھان میں پیدا ہونے والی بیماریوں کا سدباب ہوسکے۔